نقش آغاز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

راشد الحق سمیع حقانی

یورپ میں رہبر انسانیتؐ کے توہین آمیز کارٹونوں کی اشاعت

عالم اسلام کے خلاف ایک خطرناک سازش

نہ جب تک کٹ مروں میں خواجہ یثرب کی عزت پر
خدا شاھد کہ کامل میرا ایماں ہو نہیں ہوسکتا
(مولانا ظفر علی خانؒ)

اسلام اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات اقدس روز اول ہی سے یہود و نصاریٰ کی آنکھ میں کانٹے کی طرح کھٹکتے چلے آرہے ہیں۔ ہر دور، ہر زمانہ اور ہر عہد میں کفری طاقتوں اور طاغوتی قوتوں نے ان پر کیچڑ اچھالنے کی ناپاک جسارت کی ہے۔ ابتداء اسلام ہی میں جھوٹی نبوت مسیلمہ کذاب گھڑی گئی لیکن اسے خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیقؓ کی بصیرت وفراست نے فوری کچل دیا۔ پھر وقفے وقفے سے اور بھی جھوٹے نبوت کے ماڈل یہود و نصاریٰ کے تعاون سے امت مسلمہ کو کمزور کرنے کے لئے پیش کئے جاتے رہے۔ ان میں مشہور کریکٹر مرزا غلام احمد قادیانی' کا تھا۔ اس کے بعد مغرب نے فتنہ استشراق کو ابھارا اور انہیں یہ ہدف دیا کہ وہ مسلمانوں کے دلوں کی لوح سے آنحضرت ﷺ کی محبت وعقیدت اور ادب واحترام کو 'علمی تیشوں' کے نتیجے میں کھرچ ڈالیں۔ کیونکہ جب تک مسلمانوں کے دل و دماغ حضور پاک ﷺ کی ذات مبارک اور ان کی مقدس تعلیمات سے وابستہ رہیں گے، ہماری حتمی کامیابی ہمیں حاصل نہیں ہوگی۔ چنانچہ مغربی منکروں نے کروڑوں ڈالروں اور وسائل سے مالا مال ہوکر آنحضرت ﷺ کی سیرت مبارکہ اور احادیث کی حجیت پر طرح طرح کے اعتراضات کرنا شروع کئے۔ اور اس سلسلے میں کئی گھٹیا مواد پر مشتمل کتابیں عالمی سطح پر مغربی حکومتوں کی ایماء پر چھاپی اور اچھالی گئیں۔ لیکن الحمدللہ یہ سب سازشیں سمندر کی جھاگ کی طرح حسب سابق بیٹھ گئیں اور پیغمبر انقلاب ﷺ کی ہر دلعزیز، مبارک اور مقدس ذاتِ پاک کی اہمیت اور قدر و منزلت مسلمانوں میں کم ہونے کی بجائے مزید بڑھ گئی۔ پھر ابھی ماضی میں ایک غلیظ ہندو راجپال نے بھی شانِ رسالت ﷺ میں گستاخی کرتے ہوئے ایک گمراہ کن کتاب لکھی، لیکن اسے ایک غلام محمد ﷺ غازی علم الدین شہیدؒ نے ابتداء ہی میں واصل جہنم کر دیا۔ اور رہتی دنیا تک ایک ایسی مثال قائم کردی کہ جو عشاق نبی کے لئے ایک مشعل راہ ہے۔ اس کے بعد مغرب نے مسلمانوں میں ہی سے ایسے آلہ کار تلاش کرنا شروع کئے جو شان رسالت ﷺ کے توہین کریں۔ چنانچہ انہیں اپنے مذموم مقاصد کے ایجنڈے کو آگے بڑھانے کے لئے ملعون وشیطان سلمان رشدی اور فاحشہ تسلیم نسرین جیسے خبیث اشخاص ملے اور انہوں نے جی بھر کر شان رسالتؐ میں گستاخیاں کیں۔ اب یہ اپنی عاقبتیں خراب کر کے مغرب کی گود میں بیٹھ کر محصورانہ زندگی گزار رہے ہیں۔ لیکن یورپ اور اپنوں کی اس کمینگی نے بھی محمد عربی ﷺ کی شان میں کوئی کمی

واقع نہ ہونے دی۔ کیونکہ یہ قرآن کا وعدہ ہے کہ و رفعنا لک ذکرک ۔ اس کے بعد ابھی حال ہی میں قرآن پاک کے نسخوں کی منظم سازش کے تحت گستاخیاں کی گئیں۔ اور رواداری کے ٹھیکیداروں نے قرآن کے نسخے بیت الخلاؤں اور گندگی کے ڈھیروں میں پھینکے۔ یہ جان بوجھ کر مسلمانوں کو اشتعال دلانے کی ایک گہری سازش تھی۔ پھر بھی مغرب کی کمینگی اور مذہبی تعصب میں کمی نہیں آئی۔ اور انہوں نے یہودیوں کے ساتھ مل کر ایک منظم سازش کے تحت ڈنمارک کے ایک تھرڈ کلاس اخبار ''جے لینڈ پوسٹن'' میں ۳۰ رستمبر ۲۰۰۵ء کو شان رسالت میں گستاخی کرتے ہوئے بڑی ڈھٹائی کے ساتھ رحمت عالم ﷺ کے **12** تضحیک آمیز کارٹون شائع کئے۔ اس کے جواب میں مسلمانوں نے احتجاج کیا جسے درخور اعتنا نہیں سمجھا گیا۔ اس کے بعد دوبارہ ناروے کے ایک کٹر عیسائی اخبار ''میگزینیٹ'' نے اس خباثت کے عمل کو دوہرایا۔ اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے یورپ بھر میں اس کی اشاعت کا بخار چڑھنے لگا۔ اور یورپ وامریکہ کے تمام اہم ممالک کے اخبارات نے ان تضحیک آمیز کارٹونوں کی اشاعت کو اپنا مذہبی فریضہ سمجھ کر نہ صرف اہمیت سے شائع کیا۔ بلکہ اس نفرت کی آگ کو پھیلانے کی پوری پوری کوشش کی۔ اور دنیا کے سامنے بار بار اپنا ''روشن'' منہ کالا کرایا۔ یوں ان کی اندر کی چھپی ہوئی ''مہذب تہذیب'' اور جھوٹی ''رواداری'' ساری حدیں پھلانگ کر بیچ راستے میں برہنہ ہوگئی۔ اور پھر ''اظہار آزادئ رائے'' کی چڑیل نے ایسا خطرناک رقص پیش کیا جس کی تصویر صلیبی جنگوں کے زمانے میں بھی ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملتی۔ چوری اور سینہ زوری کا محاورہ ہم نے صرف سنا تھا لیکن مغرب کے ''مفکروں'' اور ان کے ''مہذب'' صحافیوں اور ''شائستہ'' حکمرانوں نے اس کا خوب خوب مظاہرہ کیا۔ ہم یہ سمجھ رہے تھے کہ مذہبی تعصب کا شکار صرف صدر بُش ہیں لیکن اب مغرب تو اس سے بھی زیادہ مذہبی تعصب میں بازی لے گیا ہے۔ تمام عیسائی حکمران اور مغربی پریس مسلمانوں کے زخموں پر برابر نمک پاشی کررہے ہیں۔ صدر بُش نے خصوصی طور پر ڈنمارک کے وزیر اعظم کو فون کرکے انہیں نہ جھکنے کی تلقین کی ہے اور اس عمل پر انہیں امریکہ کی طرف سے مکمل سپورٹ کی یقین دہانی بھی کرائی ہے (یہ امر خوش آئند ہے کہ حسب اختلاف کی تمام سیاسی جماعتوں نے تین مارچ کو صدر بُش کی پاکستان آمد پر مغرب اور امریکہ کے متعصّبانہ رویے پر زوردار احتجاج ریکارڈ کرانے کا فیصلہ کیا ہے) اور کئی ادارے تو انٹرنیٹ اور دیگر ذرائع پر باقاعدہ ووٹنگ کررہے ہیں اور چونکہ ویب سائٹس اور پرنٹ میڈیا ان کے ہاتھ میں ہے لہٰذا وہ تمام سروے رپورٹوں اور جائزوں میں اس بات کو ثابت کررہے ہیں کہ حضور پاک ﷺ کے کارٹونوں کی اشاعت یورپ کا درست اقدام تھا اور مسلمانوں کو اس پر احتجاج کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں۔ تعجب یہ ہے کہ اگر ''الجزیرہ'' عرب ٹی وی چینل پر امریکی فوجیوں کی لاشیں دکھائی جائیں تو یہ اقدام قابل گرفت جرم بنتا ہے۔ اور اگر بی بی سی ورلڈ ٹی وی چینل پر یہی خاکے دنیا بھر میں بار بار نشر کئے جائیں تو یہ ''آزادئ اظہار رائے'' کے زمرے میں آتا ہے۔ اسی طرح اگر ''ہولوکاسٹ'' سے متعلق کوئی کارٹون یا مواد یہودیوں کے خلاف یورپ میں چھاپا جائے تو فوراً اس کے

خلاف کاروائی کی جاتی ہے۔ یورپ اور امریکہ میں یہودیوں اور ان کے مذہب کے خلاف کچھ لکھنا بھی آزادیٔ اظہار رائے کے زمرے میں نہیں آتا۔ انہیں مکمل طور پر قانونی تحفظ دیا گیا ہے۔ اسی طرح ملکہ برطانیہ کے خلاف بھی کچھ کہنے چھاپنے پر سخت قوانین ہیں۔ اسی طرح امریکہ میں حضرت عیسیٰؑ کی شان میں گستاخی والی فلم بھی چلنے نہیں دی گئی اور اسی طرح ماضی میں حضرت عیسیٰؑ کے کارٹونوں کی اشاعت سے متعدد اخبارات نے انکار کر دیا تھا۔ تو پھر اسلام اور حضرت محمد ﷺ کے خلاف اس طوفان بدتمیزی کے برپا کرنے کا کیا جواز ہے؟ اظہار رائے کی بھی آخر کچھ حدیں ہوتی ہیں۔ یورپ ڈیڑھ ارب مسلمانوں کے آبگینوں سے نازک جذبات سے بار بار کھیلے' ان کی دل آزاری کا سامان کرے' اور شرانگیز خاکوں کے ذریعے ان کی ارادۂ تحقیر و تذلیل کرے اور حتیٰ ان کو برانگیختہ اور غصہ دلانے کی ہر قسم کی سفلی حرکات کرے' اور دنیا کا امن تہ و بالا کرے تو یہ جرم نہیں ہے۔ اور اگر یورپ میں پڑوسی ذرا سا ریڈیو تیز کرے یا گاڑی کا ہارن دو مرتبہ سے زائد بجائے تو وہ قانونی جرم بنتا ہے کہ اس نے پڑوسی کے سکون اور اطمینان میں خلل ڈالا ہے۔ اب ایک ماہ سے پوری دنیا میں غم و غصے کی لہر دوڑی ہوئی ہے اور یورپ اور امریکہ معذرت کے بجائے (حالانکہ یورپ میں معمولی سی غلطی پر بھی ہر کوئی (سوری) Sorry کہنے کا عادی ہے۔ اور وہ لوگ معافی مانگنے کو اپنے لئے بڑا پن سمجھتے ہیں) ڈھٹائی کے ساتھ ان اخبارات کا دفاع کر رہے ہیں جن میں ہر روز ایک نئی مونیکا لونسکی کے اسکینڈل ہیڈ لائن اور تصویروں کے ساتھ شائع ہوتے ہیں۔ وہ آئے دن یہ کارٹون بار بار چھاپ کر مسلمانوں کو ستا رہے ہیں اور مسلمانوں کی تکلیف اور غم و غصے اور احتجاج سے لطف و سرور حاصل کر رہے ہیں۔ دراصل وہ مسلمانوں کو اس بات کا احساس دلا رہے ہیں کہ وہ یورپ اور امریکہ کی غلامی میں اتنے بے بس اور بے غیرت ہو چکے ہیں کہ وہ اپنے دینی شعائر کی آزادی کی حفاظت بھی نہیں کر سکتے اور نہ ہی وہ مسلمانوں کے ایمان کی بنیاد حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی حرمت کا تحفظ کر سکتے ہیں۔

تہذیبوں کا تصادم جو فکری محاذ پر تو تھا ہی لیکن اب اسے ۹/۱۱ کے بعد عملی طور پر دہرایا جا رہا ہے۔ امریکہ اور مغرب نے کھلم کھلا صلیبی جنگوں کا اعلان کر دیا ہے۔ انکی نفرت' تعصب' دشمنی' عداوت' حسد اور بغض نے اسلام کے کسی بھی شعبے کو نہیں چھوڑا۔ مثلاً جہاد' بنیاد پرستی' انتہا پسندی' دینی مدارس کے کردار' نظام تعلیم کی تطہیر' پاکستان کا ایٹمی پروگرام' قرآن پاک سے یہود و نصاریٰ کے متعلق آیتوں کو ختم کرنا اور اب آخر میں انہوں نے مسلمانوں کی سب سے مقدس ترین ہستی اور عظیم لیڈر پیغمبر انقلاب حضورؐ کے خلاف اعلان جنگ کر دیا ہے۔ اب امت مسلمہ کے بے غیرت و بے حمیت حکمرانوں پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اس ہتک آمیز واقعہ کے بعد اپنی صفیں درست کریں اور اپنے عوام کی ترجمانی کرتے ہوئے مغرب سے دوٹوک مذاکرات کریں کہ آخر تم کیا چاہتے ہو؟ دنیا کو امن کا گہوارہ بنانا چاہتے ہو یا جہنم کدہ؟ مسلم امہ نے احتجاج اور مظاہروں کے ذریعے مغرب پر یہ واضح کر دیا ہے کہ ابھی مسلمانوں کی راکھ میں ایمان کی چنگاریاں گل نہیں ہوئیں اور اب بھی عالم اسلام کی راکھ کا ڈھیر کسی آتش فشاں کی مانند تمہیں بھسم

کر سکتا ہے۔ ؎　جگر کی آگ دبی ہے مگر بجھی تو نہیں　　ہری ہے شاخ تمنا ابھی جلی تو نہیں

مسلمانوں کی رگِ حمیت سوئی ضرور ہے لیکن ابھی وہ مردہ نہیں ہوئی۔ مسلمانوں کے ایمانوں میں کمی ضرور آئی ہے اور اعمال صالحہ میں نقصان بھی ضرور واقع ہوا ہے، لیکن عشق نبیؐ کی کھیتیاں دلوں میں ہمیشہ کی طرح لہلہا رہی ہیں اور تروتازہ ہیں اور مادیت کے زہر ہلاہل نے امت مسلمہ کے جسم کو کہیں کا نہیں چھوڑا لیکن اس کے دل میں پیارے نبیؐ کی محبت اور ناموس کا فانوس ہمیشہ کی طرح روشن وتاباں اور ضوفشاں ہے۔ ہزار باد مخالف اور منہ زور صرصر کی آندھیاں چلیں لیکن عشق رسولؐ کی لو مسلم امہ کسی بھی شان میں بجھنے نہیں دے گی۔ ؎

بے مصرفہ ہے تعزیر جرم عشق اے محتسب　　بڑھتا ہے ذوق ''جرم'' یہاں ہر سزا کے بعد

ابھی شمع رسالتؐ پر پروانوں نے جھوم کر کٹ مرنے کی رسمِ شبیری بھلائی نہیں۔ ابھی حالیہ مظاہروں میں بھی ایک درجن سے زائد افراد عشق رسولؐ کی خاطر خوشی خوشی خون میں نہلا گئے اور کتنے ہی اپنی نبی کی حرمت کی خاطر شہادت کی آرزو میں دیوانہ وار متمنی پھر رہے ہیں۔ ع　ہزاروں مر چکے ہیں سینکڑوں تیار بیٹھے ہیں

محسن کش یورپ نے اس ہادی برحق کی توہین وتضحیک کی ہے جس کے ادنیٰ غلاموں نے انہیں تہذیب وتمدن علم وآگہی اور فن وہنر سے شناسا کیا۔ وہ یورپ جو جہالت کی تاریکیوں میں آج سے سات آٹھ سو سال پہلے ڈوبا ہوا تھا۔ جس کی درندہ تہذیب پر وحشی قبائل کی تہذیب بھی بدرجہا افضل تھی۔ وہ یورپ جو علم وسائنس کا جانی دشمن تھا، جس نے ہر عالم و سائنسدان کا گلا گھونٹنا اپنا مذہبی فریضہ سمجھا۔ جس نے نجاست وغلاظت کو تقویٰ کا سب سے بڑا معیار سمجھا اور جس نے ہر مدرسہ ومکتب اور دانش گاہ کا گلا پنپنے سے پہلے گھونٹ دیا۔ پھر مغرب کی کتاب دشمنی بھی کسی سے چھپی نہیں تھی۔ یہ محسن انسانیت کا فیضان ہے کہ آج یورپ علم وترقی کی راہ پر گامزن ہے۔ اگر صحابہؓ اور ان کے بعد کے مسلم حکمران یورپ کا رخ نہ کرتے تو آج اقوام عالم میں ان کی کیا حیثیت ہوتی؟ اسی طرح جس نبی نے عیسائیت کو اسلام کے قریب تر قرار دیا آج وہی عیسائی دنیا مسلمانوں اور ان کے مذہبی پیشوا اور شعائر پر حملے کر رہے ہیں۔ کاش! کوئی صلاح الدین ایوبیؒ زندہ ہوتا تو آج عالم عیسائیت یہ جرأت نہیں کر سکتا تھا۔ اے روح محمد ﷺ ہم آپ سے شرمندہ ہیں کہ ہم اُس بدبخت عہد میں سانس لے رہے ہیں جس میں ہماری حیثیت کیڑوں اور حشرات الارض سے بھی بدتر ہے۔ ہم ان طاقتور ظالموں کا کچھ نہیں کر سکتے جنہوں نے آپ کی حرمت پر ہاتھ ڈالا ہے، جنہوں نے حضرت فاطمہ الزہراؓ کے غیرتی باپ کا مذاق اڑایا ہے اور جس نے حضرت عائشہ صدیقہؓ کے شوہر نامدار کی عزت وناموس پر پھبتیاں کسی ہیں۔ ہمیں اعتراف ہے کہ ہماری کج صفوں میں کوئی بھی غازی علم الدین شہید بچا نہیں۔ ہم صرف گفتار کے غازی ہیں، کردار کے غازی کب کے جنتوں کے مکیں ہوگئے ہیں۔ ہم انگلیاں کٹا کے شہیدوں کے زمرے میں آنا چاہتے ہیں۔ ہم مغرب اور اُمریکہ کی دوستی پر فخر کرتے ہیں اور محمد عربیؐ کی غلامی پر آج ہم شرمسار ہیں۔ ہم مذہبی ''انتہاپسندی'' سے برأت کا اعلان کرتے ہیں اور